فضائلِ صدقات

10-November-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کی رحمت بن کے دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَداً رَاضِیاً، فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ (کنزالعمال، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل

ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرْہَموں کے بدلے چار دُعائیں

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ سُنّت" جلد اوّل کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں:

حضرت مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک روز وَعْظ فرما رہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرْہَم کا سوال کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِعلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہَم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامل کی رَحْمت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے وہ اُس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو تَوبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرما دی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا، پہلی دُعا کون سی تھی، غُلام بولا میں نے عَرْض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

سے آزاد کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے سَاخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی، کہا جو چار(4) دِرْہَم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا **"میں نے تجھے چار(4) دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔"** پُوچھا تیسری دُعا کیا تھی، بولا مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا **"میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں۔"** چوتھی دُعا بھی بتا دو۔ کہا: میں نے اِلتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرِینِ اِجتماع کی مغْفِرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا! تین(3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ کرلی ہیں، چوتھی سب کی مَغْفِرت والی بات میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِخْتیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں، تمہارے غُلام کو مَنْصُور کو اور تمام حاضرِین کو بَخْش دِیا۔ (فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ج ۱، ص ۱۱۴۔ بحوالہ روض الریاحین، ص ۲۲۲)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار(4) دِرْہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ پاک نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار(4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار(4000) دِرْہَم عطا کئے اور اُسے غُلامی سے آزادی کا پروانہ بھی مل گیا نیز اللہ پاک نے اُس صَدَقے کی برکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغْفِرت بھی فرمادی۔ واقعی جو اللہ پاک کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو دُگنا اجر عطا فرماتا ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ پاک کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی بَرکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ خُود ہمارے پیارے پروردگار نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرْشاد

فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ وخَیرات کرنے والوں کی تعریف وتوصیف بھی فرمائی جیسا کہ سورۂ بقرہ کی اِبتدائی آیات میں صَدَقہ وخَیرات کرنے والوں کو ہدایت کامُژدہ سُنایا گیا، چُنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اس میں ڈرنے والوں کیلئے ہدایت ہے وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مُراد ہے، جیسا کہ دُوسری جگہ فرمایا: ﴿یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرچ کرنا مُراد ہے) خواہ فرض وواجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفقہ وغیرہ خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَموات کا اِیصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص 5)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَر وقت زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقْرِباء کی مَوت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کرکے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں، نیک نِیَّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کالحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکر ونَعت اور سُنّتوں بھرے اِجتماعات کے اِنعِقاد پر خَرچ کرتے ہیں، مَساجِد ومَدارِس وجامِعات وغیرہ کی تَعمِیر وتَرقّی اور روز مَرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، دینی طلبہ وطالِبات پر اپنا مال خَرچ کرتے ہیں۔ اللہ پاک اُنہیں اپنے فَضل سے دُگنا بلکہ اِس سے

بھی زیادہ عطا فرمائے گا، آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنی زکوۃ وعَطِیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَدَقہ کی تعریف

آیئے ضِمناً صَدَقہ کی تَعرِیف بھی سُن لیتے ہیں چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ سے اجر وثواب حاصِل کرنے کی نیّت کی جائے۔(کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صَدَقے کی بیان کردہ تعریف کے ضِمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی صَدَقہ وہی ہے جس سے مَقصُود ریاکاری، حُبِّ جاہ اور لوگوں میں اپنی واہ واہ نہ ہو بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ پاک کی رِضا وخُوشنودی اور اُس کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصِل کرنے کی غَرَض سے دِیا گیا ہو۔ یہاں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ بَعض لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جو چیز ناکارہ ہو جائے یا ہمارے کسی کام کی نہ رہے وہ چیز صَدَقہ کرنی چاہئے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ انسان جو چیز اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صَدَقہ کر رہا ہو وہ کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدَہ، بہترین اور مَرغُوب وپسندیدہ بھی ہونی چاہئے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے پارہ 4، سُورَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 92 میں اِرشاد فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (۹۲)

(پ ۴، اٰلِ عِمران: ۹۲)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: تم ہر گز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خَرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرْچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اس میں داخل ہیں، حسن کا قَول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرْچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ) عمر بن عبدُ العزیز (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحْبُوب و مَرْغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرْچ کروں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خُود اللہ کریم ہمیں اپنا مَحبُوب ترین مال خَرْچ کرنے کی تر غیب اِرْشاد فرمارہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کَنْجُوسی سے کام لینے کے بجائے، اچھی اچھی نیّتوں اور اِخلاص کے ساتھ دل کھول کر صَدَقہ و خَیْرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ پاک ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کے لئے صَدَقہ کرنا یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہو گا، جبکہ اس کے بر عکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیْرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحْرُومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت اَسماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے ہاتھ روکنا، صَدَقہ و خَیْرات میں

کَنجُوسی کرنا، گِن گِن کر مال جمع کرنا اور حاجت مَنْدوں کی طرف سے مُنہ پھیر لینا، بہت محرومی کی بات ہے، کیونکہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا اور صَدَقہ وخَیْرات کرنا توسَعادَت کا کام ہے، اگر ہم نہیں کریں گے تو یہ نیک کام اللہ پاک کسی اَور سے لے لے گا۔ یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخْل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے (یعنی نقصان) کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ پاک اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرتے، مگر اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ ونافلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہوجائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوْت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفحہ 74 سے کَنجُوسی کے اَنجام کے بارے میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنجُوسی کا اَنجام

حضرت یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال ومَتاع جمع کیا ہوا تھا، اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنجُوس تھا۔ اللہ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہوجائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو

اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیش و عِشرَت کی زندگی گزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیش و عِشرَت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: مَیں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑ دیں، اللہ پاک آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کردِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَندُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت

میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیْل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل و بدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار کے ذکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ پاک کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و رُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت و لعنت کا مُسْتَحِق ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانئے! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمَت ہے وہیں اللہ پاک کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جِتْنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن میں جلدی جلدی نیکیاں کمائیے، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرلیجئے ورنہ پیغامِ اَجَل آنے کے بعد یہ مہلت ختم ہو جائے گی اور پھر چاہنے کے باوُجُود بھی موقع نہیں ملے گا۔ اللہ پاک پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اُس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ تم میں کسی کو موت

اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ (پ۲۸، المنافقون: ۱۰، ۱۱)

آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے ہوجاتا۔ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا اپنا مال جو دَرْحقیقت اُسے آخرت میں کام آئے گا، اُسے اللہ پاک کی رِضا و خُوشنُودی دِلائے گا اور نارِ دوزخ سے بچائے گا وہ وہی ہے جو اُس نے صَدَقہ و خَیْرات کے طور پر نیک کاموں میں خَرْچ کر دِیا۔ البتہ وہ مال جو اُس کے پاس موجود ہے اور وہ اُسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے وہ تو اُس کا ہے ہی نہیں، حقیقت میں تو وہ مال اُس کے وارِثوں کا ہے۔ جیسا کہ

حضرت حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوّت، مُحْسِنِ اِنْسانیّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ حقیقت بُنْیاد ہے: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ، تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ وارِث کا مال پسند ہے؟ صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ، ہم میں سے ہر شَخْص کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ، انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اُس نے آگے بھیج دِیا (یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کر دِیا) اور جو اُس نے پیچھے چھوڑ دِیا (دُنیا میں) وہ اُس کے وارِث کا مال ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من مالہ فھولہ، ۴/۲۳۰، حدیث: ۶۴۴۲)

احادیثِ مُبارکہ میں صَدَقے کے بے شُمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اس ضِمْن میں 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. اَلصَّدَقَۃُ تَسُدُّ سَبۡعِیۡنَ بَابًا مِّنَ السُّوۡءِ صَدَقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔(المعجم الکبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)

2. کُلُّ امۡرِئٍ فِیۡ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقۡضٰی بَیۡنَ النَّاسِ، ہر شَخْص (بروزِ قیامت) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔(المعجم الکبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)

3. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطۡفِیُٔ عَنۡ اَھۡلِھَا حَرَّ الۡقُبُوۡرِ وَ اِنَّمَا یَسۡتَظِلُّ الۡمُؤۡمِنُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ فِیۡ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)

4. اَلصَّلٰوۃُ بُرۡھَانٌ وَ الصَّوۡمُ جُنَّۃٌ وَ الصَّدَقَۃُ تُطۡفِیُٔ الۡخَطِیۡئَۃَ کَمَا یُطۡفِیُٔ الۡمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

(ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴)

5. بَاکِرُوۡا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الۡبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)

6. اِنَّ صَدَقَۃَ الۡمُسۡلِمِ تَزِیۡدُ فِی الۡعُمۡرِ وَ تَمۡنَعُ مِیۡتَۃَ السُّوۡءِ وَ یُذۡھِبُ اللہُ الۡکِبۡرَ وَ الۡفَخۡرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر و تفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔(المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱)

7. اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احۡتَسَبَھَا یَبۡتَغِیۡ بِھَا وَجۡہَ اللہِ، جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۲۸۶/۳، حدیث: ۴۶۱۷)

8. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطۡفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدۡفَعُ مِیۡتَۃَ السُّوۡءِ بے شک صَدَقہ اللہ پاک کے غضب کو بُجھاتا

اور بُری مَوت کو دفع کرتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آخری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچّھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آبھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کرکے ثواب کمالیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت، مَعْصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغْفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوت یا مَوت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو مِیّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کرکے ذکرُ اللہ سے غافل کردے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے مَحْفُوظ رہے گا۔

(مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۱۰۳)

حضرت ابو کبشہ اَنْماری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبیِ مکرّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا کہ تین (3) باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور جس پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر کرے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی عزّت بڑھاتا ہے اور جو کوئی (اپنے لئے) مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور تمہیں ایک اور بات بتارہا ہوں اُسے یاد رکھو، فرمایا: دُنیا چار (4) قسم کے بندوں کی ہے۔(۱) وہ بندہ جسے اللہ پاک نے مال اور عِلْم دِیا تو وہ اُس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا (اور نیک اَعْمال کرتا) ہے، صِلۂ رَحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کرتا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے (صَدَقہ وزکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ شَخْص بہترین دَرَجہ میں ہے۔(۲) وہ بندہ جسے اللہ پاک نے عِلْم دیا اور مال نہیں دیا وہ خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (پہلے

www.dawateislami.net

شخص) کی طرح عمل کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (پہلے اور دوسرے) کا ثواب برابر ہے۔(۳) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور عِلْم نہ دیا تو وہ اپنے مال میں بغیر سوچے سمجھے تَصَرُّف (خَرْچ وغیرہ) کرتا ہے، اُس میں اپنے ربّ سے نہیں ڈرتا، صِلہ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) نہیں کرتا اور نہ ہی اُس میں حُقُوقُ اللہ کو پہچانتا ہے (صَدَقہ وزکوٰۃ ادا نہیں کرتا) یہ شَخْص بدترین دَرَجہ میں ہے۔(۴) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا اور نہ عِلْم، یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (تیسرے شخص) کی طرح تَصَرُّف کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (تیسرے اور چوتھے شَخْص) کا گُناہ برابر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ وہ لوگ جو اپنے مال میں سے کچھ حِصّہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے خَرْچ کرتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ جو تنگ دستی کی وجہ سے مال تو خَرْچ نہیں کرسکتے، مگر اُن کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اگر ہمارے پاس مال آیا تو ہم بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کریں گے، تو ایسے خُوش نَصِیبوں کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ وہ بہترین دَرَجے میں ہوں گے۔ اے کاش! ہم بھی اُن خُوش نَصِیبوں میں شامِل ہوجائیں اور اپنے اسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ذَوق و شَوق کے ساتھ صَدَقہ و خَیْرات کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اندر صَدَقے کا ایسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اگر اُن کے پاس کوئی سُوالی آتا تو وہ نُفُوسِ قُدسیہ ہرگز ہرگز اُسے تَہی دَسْت (خالی ہاتھ) نہ لوٹاتے، اگرچہ اُسے دینے کے بعد اپنے لئے کچھ بھی نہ بچے، یعنی اُنہیں اللہ پاک پر اِس قَدَر کامِل یقین ہوتا تھا کہ نہ صرف اِضافی اَشْیاء بلکہ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی صَدَقہ کردِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضِمْن میں چند واقعات سُنتے ہیں۔

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شَخْص خُراسان سے بَصرہ آیا اور اُس نے مشہور ولیُّ اللہ حضرتِ حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس دس ہزار(10,000) دِرْہم بطورِ اَمانت رکھے اور کہا کہ آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ سے واپس آؤں تو اُس گھر میں رہوں (یہ کہہ کر وہ چلا گیا)۔ اِسی دوران لوگوں کو آٹے کی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن دِرْہَموں سے آٹا خرید کر صَدَقہ کر دیا، اُن سے کہا گیا کہ اُس شَخْص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا! فرمایا: میں نے اُس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے! اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اُسے دس ہزار(10,000) دِرْہَم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پُوچھا: اے ابو محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ! (یہ حضرت حبیب عجمی کی کُنیَت تھی) کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! مَحلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ، تو وہ شَخْص بہت خُوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اُس میں رہنا چاہتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالیٰ سے جنّت میں خریدا ہے! یہ سُن کر اُس شَخْص کی خُوشی مزید بڑھ گئی، اُس کی بیوی بولی: اُن سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں، تو حضرت حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا: ”**بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، جو گھر حَبِیب عَجَمِی نے مَحلّات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار(10,000) دِرْہَم میں اللہ تعالیٰ سے فُلاں بن فُلاں کے لئے جنّت میں خریدا ہے، یہ اُس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ حَبِیب عَجَمِی کی ضمانت کو پورا فرمادے۔**“ کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنتِقال ہو گیا۔ اُس نے یہ وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رُقْعَہ ڈال دینا۔ (تدفین کے بعد) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس شَخْص کی قبر پر ایک رُقْعَہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حَبِیب عَجَمِی کے لئے اُس مکان سے برأت نامہ ہے جو اُنہوں نے فُلاں شَخْص کے لئے خریدا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس

شَخْص کو وہ مکان عطا فرما دِیا۔ اُس مکتوب کو حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لے لِیا اور بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے برأت نامہ ہے۔ (نزھۃ المجالس، باب فی فضل الصدقۃ...الخ، ج ۲، ص ۶)

یاد رہے کہ بیان کردہ حِکایت میں اللہ پاک کے وَلی حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا امانت کو استعمال کرلینا اور دوسرے لوگوں پر صَدَقہ کر دینا، اَولیاءُ اللہ کے خاص حالات و تَصَرُّفات کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک کو شرعاً اس بات کی اِجازت نہیں کہ کسی کی امانت کو اپنے اِسْتِعْمال میں لے آئے یا اُسے دُوسرے لوگوں پر خَرْچ کر دے۔

بے مِثال تَوَکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اسی طرح حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا، جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کے لئے اس کے سِوا کچھ نہیں، سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں، میں نے وہ روٹی اُسے دیدی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خادِمہ کو بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الإیمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الإیثار، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک اُن کے تَوَکُّل کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ اپنے دور کے ابدال حضرت ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک

سائل (مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔

حضرت شیخ علامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عوض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (فیضانِ سُنّت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۵۱۳ بحوالہ روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی بہت ترغیب دِلایا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقْوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا (احیاء العلوم، ج

۳ص۷۳۸)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کے لئے اپنا مال خوب خَرچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حَزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقتِدار کی چاہت میں مال خَرچ کرنا۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۷۳۹)

﴿3﴾ جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۷۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالی عِبادَت کی قبولیت

پیارے اسلامی بھائیو! زکوۃ اور صَدَقہ و خَیرات کا شُمار مالی عِبادَت میں ہوتا ہے اور اِس عِبادَت کی تَوفیق اللہ پاک نے مال داروں کو دی ہے، تاکہ غریب و مسکین لوگوں کی حاجات پُوری ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو، بلکہ پُورے مُعاشرے میں گردِش کرتی رہے۔ نیز اللہ پاک نے دولت کو غریبوں اور مسکینوں پر خَرچ کرنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بھی قرار دِیا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی غریب و مسکین شخص کی مالی مَدَد کرکے اُس پر اِحسان کرے تو اِسے اپنی سَعادَت مندی سمجھے اور ہرگز ہرگز اُس غریب پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کرے۔ یاد رکھئے! ثواب اُسی صَدَقے کا مِلتا ہے جس کے بعد اِحسان نہ جتایا جائے۔ **اللہ** پاک نے اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کے

مُتعلّق پارہ 3، سُورۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۲، ۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ اِحسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں، اُن کا انعام اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہونگے، اچّھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدّین علی بن محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا، اِحسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلِس تھا، مَجبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/۲۰۶)

اِحْتِرامِ مُسْلِم

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِسْلام نے اِحْتِرامِ مُسْلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحْتِرام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخَیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل

نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحسان یاد دِلا کر غریب کی عزّت کی دَھجیّاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہ بلکہ اُس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعذِرَت کرلیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کردیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کردیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کردیتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کل تک تو وہ فقیر تھا، بھیک مانگتا پھرتا تھا میرا دِیا ہوا کھاتا تھا اور آج مجھے ہی آنکھیں دِکھاتا ہے۔ جب اُس کی ماں ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہی تھی تو میں نے مدد کی تھی۔ اُس کی بیٹی کی شادی میں نے کروائی، سارے اِحسانات بھول گیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور اِحسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرة: ۲۶۴)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صَدَقے ل برباد نہ کردو۔

تفسیرِ مَدارِک میں حضرت ابُو البرَکات عبدُ اللہ بن احمد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافِق کو رِضائے اِلٰہی مَقْصُود نہیں ہوتی اور وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ (تفسیر مدارک، پ ۳، البقرة، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص ۱۳۷)

تین(3) ضروری باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دیتے ہوئے تین(3) باتیں پیشِ نظر رکھنا

بہُت ضروری ہیں:(۱) صَدَقہ دے کر اِحسان نہ جتائے(۲) جسے صَدَقہ دے اُس کے دل کو طعنوں کے تیروں سے زخمی نہ کرے(۳) صَدَقہ اِخلاص کے ساتھ اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لیے دے۔

مُسلمانوں کو طعنے دے کر، اِحسان جتا کر دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مُبتلا ہونے والوں کے لئے مَقَامِ غَور ہے، لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ جب بھی صَدَقہ وخَیرات کی سَعادَت حاصِل ہو تومذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامَت اُن کا شُمار بھی اُن مُفلِسوں میں ہو جوڈھیروں نیکیاں لے کر آئیں گے مگر تہی دَسْت (خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔

نیک عمل نمبر 68 کی ترغیب:

صدقہ وخیرات کرنے کی عادت بنانے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے مدنی قافلوں میں سفر اور نیک اعمال کا رسالہ پُر (Fill) کر کے ہر ماہ کے ابتدائی تاریخ میں جمع کروایئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 68 یہ ہے کہ کیا آپ نے اس ماہ کسی سنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟ یہ نیک عمل بھی صدقہ کرنے پر مشتمل ہے اگر ہم پابندی کے ساتھ "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنا شروع کر دیں تو آہستہ آہستہ بہت سے نیک کاموں کے عادی بن جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صَدَقہ وخَیرات کرتے ہوئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کِس کو صَدَقہ دِیا جائے اور کِس کو نہیں، بد قسمتی سے آج کل معاشرے میں مُسْتَحِقّین اور حاجَت مَنْد فُقَراء کو ڈھونڈنا بہت مُشکل ہو گیا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے اَفراد بھی دیکھے جاتے ہیں جو بالکل صِحَّت مَنْد اور تَنْدُرُسْت ہوتے ہیں، مگر اپنے آپ کو غریب ونادار اور ضرورت مَنْد کہہ کر بھیک

مانگتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ لہٰذا اِس مُعاملے میں بہت اِحتیاط کی حاجت ہے کہ جو واقعی سفید پوش حاجَت مَنْد ہو یا کمانے پر قُدرت نہ رکھتا ہو، ایسوں کو ہی دِیا جائے، پیشہ ور بھکاریوں کو ہرگز ہرگز نہ دِیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ثواب کے بجائے ہمارے نامۂ اَعمال میں گُناہ لکھ دِیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: جن کو سُوال کرنا حلال نہیں، ایسوں کے سُوال پر اُن کا حال جان کر اُنہیں کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گُناہ اور گُناہ میں مَدد کرنا ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوی رضویہ مُخرّجہ ج10 ص303)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شَخْص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیْمان لِلْبَیْہقِی ج3 ص274 حدیث 3526)

بہرحال زکوٰۃ، صَدَقہ و خَیرات دینے سے پہلے خُوب خُوب غور کرلینا چاہئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات و مدنی عطیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد و مَدارِس کی تَعمِیر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔ یاد رہے کہ عام حاجَت مَندوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنے گھر بار چھوڑ کر مَدارِس میں قِیام پذیر ضرورت مند طلبہ کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زیادہ بہتر ہے۔ چُنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کِتاب "ضِیائے صَدَقات" کے صفحہ 172 پر ہے: امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نَقْل کرتے ہیں کہ ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیح دیتے۔ اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ پاک کے ذِکْر و فِکْر

میں رہتے ہیں، اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشاغِل میں خَلَل آئے گا، لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔

جب حضرت جُنَید بَغدادی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شخص اللہ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔

(ضیائے صدقات، ص ۱۷۲)

اسی طرح حضرت عبدُاللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ (جو امامِ اَعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیہِمُ الصَّلوٰۃُ السَّلَام اور صحابہ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کرسکے گا اور دینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفضَل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

شعبہ عطیات بکس:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے "عاشقانِ رسول کی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، آپ بھی دعوت اسلامی کے دینی کاموں میں خوب حصہ ملایئے، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ بھلا میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لیے شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے ہر

ایک دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے،وہ کیا ہے، "شعبہ عطیات بکس(Donation Boxes)" کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اندر راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارے اندر بھی دیگر صفاتِ عظیمہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی نفیس عادت بھی پیدا ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3]

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر

---

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

2 ... رسائلِ عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

3 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۳۶۹/۴۲۴

میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ [2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 10 نومبر 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

بیٹھنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔☆جب بیٹھیں تو جوتے اتارلیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[2]☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔[3]☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بداخلاقی سے نجات کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "بداخلاقی سے نجات کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

[2] ...جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

[3] ...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ مُنۡکَرَاتِ الۡاَخۡلَاقِ وَ الۡاَعۡمَالِ وَ الۡاَھۡوَاءِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضانِ دعا، ص۲۷۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اِتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی

www.dawateislami.net

صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33)

تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یارات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یاعشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسانہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسۡمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

www.dawateislami.net

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد